بسم الله الرحمن الرحیم

البرهان الواضحة على الغيبة و الخروج المهدي عند القيامة

الهم صلى على محمد و آل محمد و عجل فرجهم

مَنْ مات بغير إمام مات ميتة جاهلية

جو بھی امام کے بغیر مر جائے، وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔

محمد كيف الحسن

فہرست

عنوان **صفحہ**

بقیت اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین

اللہ کی طرف سے باقی ماندہ تمھارے لیے بہتر ہے۔

سورۃ ھود ۸۶

ذکر امام در دیگر کتب ھای آسمانی

خداوند متعال نے قرآن مجید فرقان حمید میں حضرتِ صاحب الزماں کی امامت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور ساتھ ھی بتادیا ہے کہ ہم نے دیگر کتب ھای آسمانی میں بھی ان کا ذکر فرمادیا۔ چنانچہ سورہ انبیاء آیت ۱۰۵ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَ لَقَدۡ کَتَبۡنَا فِی الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ۔

اور ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔

اس آیت میں عبادی الصلحون سے ہم قائم آل محمد ع مراد لیتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ زبور، توریت وانجیل سے حضرتِ مھدی آخرالزماں ع کی نشانیاں دیکھتے ہیں۔

کتابِ لوقا انجیل مقدس میں ارشاد ہے

تُمھاری کمریں بندھی رہیں اور تُمھارے چراغ جلتے رہیں۔ اور تُم اُن آدمیوں کو مانِند بنو جو اپنے مالک کی راہ دیکھتے ہوں کہ وہ شادِی میں سے کب لوٹے گا تاکہ جب وہ آکر دروازہ کھٹکھٹائے تو فوراً اُس کے واسطے کھول دیں۔

تُم بھی تیّار رہو کیُونکہ جِس گھڑی تُمھیں گُمان بھی نہ ہو گا اِبنِ آدم آجائے گا۔

اسی طرح سے کتاب تورات میں اشعیای نبی فصل 11 میں ذکر ہوا ہے کہ

۔۔۔۔ وہ مسکینوں میں عدالت سے فیصلے کرے گا اور مظلومین کے حق میں حکم کرے گا۔۔۔ بھیڑیا اور بھیڑ اکٹھے زندگی بسر کریں گے اور چیتا، بچھڑے کے ساتھ سوئے گا اور چھوٹے بچے شیر سے کھیلا کریں گے، وہ مقدس پہاڑ میں ضرر و فساد نہیں کرے گا کیونکہ دنیا معرفت خداوند سے بھر جائے گی۔

اور ہمیں یہی تفسیر شیعہ سنی احادیث میں ملتی ہے جو متواتر ہیں مگر ان کی ایک مثال یہ ہے

حدثنا عبد الجبار بن العلاء بن عبد الجبار العطار، حدثنا سفيان بن عيينة، عن عاصم، عن زر، عن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " يلي رجل من اهل بيتي يواطئ اسمه اسمي "، قال عاصم: واخبرنا ابو صالح، عن ابي هريرة، قال: لو لم يبق من الدنيا إلا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يلي، قال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے گھرانے کا ایک آدمی جو میرا ہم نام ہو گا حکومت کرے گا“۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی رہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ وہ آدمی حکومت کر لے۔

جامع ترمذی ۲۲۳۱۔

تبصرہ

اگر ہم قرآن کی آیات، دیگر آسمانی کتب و صحیح احادیث سے ان کی تفسیر تلاش کریں تو واضح اشارہ امام مھدی ع کی جانب ہے کہ امام ع خدا کی جانب سے زمین کے وارث ہوں گیں۔اور باذن خدا حکومت کریں گیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اثباتِ وجودِ مھدی ع از قرآن

ایک آیت میں پہلے بیان کر چکا کہ سورہ انبیاء آیت ۱۰۵ میں ارشادِ باری تعالٰی ہے

وَ لَقَدۡ کَتَبۡنَا فِی الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ۔

اور ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔

ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی طرف سے متواتر احادیث اس موضوع پر موجود ہیں جن میں صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ **عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ** قائم آل محمد علیہ السلام اور ان کے اصحاب ہیں۔

اس کے علاوہ سورہ نور آیہ ۵۵ میں ارشاد ہے کہ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔

اور جس دین کو اللہ نے ان کے لیے پسندیدہ بنایا ہے اسے پائدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا، وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس کے بعد بھی جو لوگ کفر اختیار کریں گے پس وہی فاسق ہیں۔

تفسیر

یہ موقف شیعہ امامیہ کا ہے کہ چونکہ اس استخلاف میں دین کا اقتدار اور دینی تعلیمات کا نفاذ ہوگا تو ظلم و جور کی جگہ زمین عدل و انصاف سے پرُ ہو گی۔ایسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کب ہوگا؟خود رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ایسا ظہور مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے بعد تا قیام قیامت کے لیے ہوگا۔

نوٹ

یہاں ایک نقطہ بہت اہم ہے کہ خداوند متعال فرمارہا کہ میں ان کو خلیفہ بناوں گا جبکہ ہمارے برادران کا عقیدہ ہے کہ خلفاء شوریٰ سے منتخب ہوتے ہیں نہ کہ انھیں اللہ چنتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ یہ خلفاء یا خلیفہ وہ نہیں جو ہمارے برادران کے ہاں ہیں۔

دوسری بات یہ کہ یہاں **دین کی پائیداری** کی بات ہورہی ہے جبکہ ہمارے برادران خود امامت در مذہبی امور و خلافت در دنیاوی امور کی بحث سے باہر نہیں آسکے یعنی اکثر خلفاء تو قرآن کے کئی احکامات کے خلاف بھی گئے۔ (دانستہ یا نادانستہ) تو وہ ہستی جو خود شرعی امور سے ناواقف ہو تو وہ اس خلافت کی مصداق کیسے ہوسکتی۔ اس لیے ہمارا موقف ہے کہ یہ آیت دلالت ہے امامت آئمہ اثناء عشر بلعموم و امامت و خلافت امام صاحب العصر علیہ السلام پر بلخصوص۔-----------

اثباتِ وجودِ مھدی ع در صحیحین

بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں کسی نہ کسی تناظر میں امام علیہ السلام کے بارے میں احادیث کا ذکر کیا ہے جیسا کہ بخاری نے نقل کیا ہے

حدثنا ابن بكير، حدثنا الليث، عن يونس، عن ابن شهاب، عن نافع مولى ابي قتادة الانصاري، ان ابا هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" كيف انتم إذا نزل ابن مريم فيكم وإمامكم منكم، تابعه عقيل والاوزاعي

ہم سے ابن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام نافع نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔“ اس روایت کی متابعت عقیل اور اوزاعی نے کی۔

صحیح بخاری 3449

مسلم نے اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ

وحدثنا زهير بن حرب ، حدثني الوليد بن مسلم ، حدثنا ابن ابي ذئب ، عن ابن شهاب ، عن نافع مولى ابي قتادة، عن ابي هريرة ، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: " كيف انتم إذا نزل فيكم ابن مريم، فامكم منكم؟ "، فقلت لابن ابي ذئب: إن الاوزاعي ، حدثنا، عن الزهري ، عن نافع ، عن ابي هريرة : وإمامكم منكم، وإمامكم منكم، قال ابن ابي ذئب: تدري ما امكم منكم؟ قلت: تخبرني، قال: فامكم بكتاب ربكم تبارك وتعالى وسنة نبيكم صلى الله عليه وسلم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارا کیا حال ہو گا۔ جب مریم علیہا السلام کے بیٹے اتریں گے تم لوگوں میں پھر امامت کریں گے تمہاری تم ہی میں سے۔“ (ولید بن مسلم نے کہا) میں نے ابن ابی ذئب سے کہا: مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی زہری سے، انہوں نے نافع سے: انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اس میں یہ ہے کہ ”امام تمہارا تم ہی میں سے ہو گا۔“ ابن ابی ذئب نے کہا: تو جانتا ہے اس کا مطلب کیا ہے، امامت کریں گے تمہاری تم ہی میں سے، میں نے کہا: بتلاؤ۔ انہوں نے کہا: امامت کریں گے عیسیٰ علیہ السلام تمہارے پروردگار کی کتاب اور تمہارے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے۔

صحیح مسلم394

اب ان احادیث سے واضح ہے کہ نبی ﷺ وآلہ نے فرمایا ہے کہ عیسی ع اتریں گیں مگر امامت ع امت مسلمہ سے ہی کوئی کرائے گا جو اور کوئی نہیں مگر امام العصر ع ہوں گیں۔

اثباتِ وجودِ مھدی ع از سنن اربعہ

صحیحین کے علاوہ سنن اربعہ میں صراحت کے ساتھ مھدی علیہ السلام کا ذکر ہے۔ جیسا کہ ترمذی نے نقل کیا

حدثنا عبد الجبار بن العلاء بن عبد الجبار العطار، حدثنا سفيان بن عيينة، عن عاصم، عن زر، عن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " يلي رجل من اهل بيتي يواطئ اسمه اسمي "، قال عاصم: واخبرنا ابو صالح، عن ابي هريرة، قال: لو لم يبق من الدنيا إلا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يلي، قال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے گھرانے کا ایک آدمی جو میرا ہم نام ہو گا حکومت کرے گا“۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی رہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ وہ آدمی حکومت کر لے۔

:امام ترمذی کہتے ہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جامع ترمذی2231

اسی طرح ایک اور روایت ترمذی نے ھی نقل کی

حدثنا عبد الجبار بن العلاء بن عبد الجبار العطار، حدثنا سفيان بن عيينة، عن عاصم، عن زر، عن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " يلي رجل من اهل بيتي يواطئ اسمه اسمي "، قال عاصم: واخبرنا ابو صالح، عن ابي هريرة، .قال: لو لم يبق من الدنيا إلا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يلي، قال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے گھرانے کا ایک آدمی جو میرا ہم نام ہو گا حکومت کرے گا“۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی رہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ وہ آدمی حکومت کر لے۔

:امام ترمذی کہتے ہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جامع ترمذی2230

نوٹ: ان احادیث کا اہم پہلو یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ وآلہ نے فرمایا کہ وہ میرا ہم نام ہو گا یعنی اس کا نام محمد ہو گا۔ جبکہ امام العصر کا نام بھی م ح م د ہے۔

اسی طرح سنن ابی داود میں نقل ہوا ہے

حدثنا عثمان بن ابي شيبة، حدثنا الفضل بن دكين، حدثنا فطر، عن القاسم بن ابي بزة، عن ابي الطفيل، عن علي رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال:" لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله رجلا من اهل بيتي يملؤها عدلا كما ملئت جورا

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر زمانہ سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کھڑا بھیجے گا وہ اسے عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے یہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے“۔

سنن ابی داود 4283

اسی طرح فرمایا کہ مھدی ع میرے اہلبیت ع میں سے ہو گا۔

حدثنا عثمان بن ابي شيبة , حدثنا ابو داود الحفري , حدثنا ياسين , عن إبراهيم بن محمد ابن الحنفية , عن ابيه , عن علي ", قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" المهدي منا اهل البيت , يصلحه الله في ليلة

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مہدی ہم اہل بیت میں سے ہو گا، اور اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں ان کو صالح بنا دے گا“۔

سنن ابن ماجہ 4285

اسی طرح فرمایا مھدی ع اولادِ زھراء (س) میں سے ہو گا

المهديّ من عترتي من ولد فاطمہ،

مہدی میری عترت اور اولاد فاطمہ میں سے ہے۔

حدثنا احمد بن إبراهيم، حدثنا عبد الله بن جعفر الرقي، حدثنا ابو المليح الحسن بن عمر، عن زياد بن بيان، عن علي بن نفيل، عن سعيد بن المسيب، عن ام سلمة، قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول:" المهدي من عترتي من ولد فاطمة"، قال عبد الله بن جعفر، وسمعت ابا المليح، يثني على علي بن نفيل ويذكر منه صلاحا

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے“۔

سنن ابی داود 4284

اسی طرح ایک حدیث میں حضور پاک ﷺ وآلہ نے امام ع کو سردار کہہ کر پکارا ہے

حدثنا هدية بن عبد الوهاب , حدثنا سعد بن عبد الحميد بن جعفر , عن علي بن زياد اليمامي , عن عكرمة بن عمار , عن إسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة , عن انس بن مالك , قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم , يقول:" نحن ولد عبد المطلب , سادة اهل الجنة , انا , وحمزة , وعلي , وجعفر , والحسن , والحسين , والمهدي"

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں، اور اہل جنت کے سردار ہیں، یعنی: میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی“۔

سنن ابن ماجہ 4087

اسی طرح ایک اور روایت ہے

حدثنا عثمان بن ابي شيبة , حدثنا معاوية بن هشام , حدثنا علي بن صالح , عن يزيد بن ابي زياد , عن إبراهيم , عن علقمة , عن عبد الله , قال: بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم , إذ اقبل فتية من بني هاشم , فلما رآهم النبي صلى الله عليه وسلم اغرورقت عيناه وتغير لونه , قال: فقلت: ما نزال نرى في وجهك شيئا نكرهه , فقال:" إنا اهل بيت , اختار الله لنا الآخرة على الدنيا , وإن اهل بيتي سيلقون بعدي بلاء وتشريدا وتطريدا , حتى ياتي قوم من قبل المشرق معهم رايات سود , فيسالون الخير فلا يعطونه , فيقاتلون فينصرون , فيعطون ما سالوا , فلا يقبلونه حتى يدفعوها إلى رجل من اهل بيتي فيملؤها قسطا كما ملئوها جورا , فمن ادرك ذلك منكم فلياتهم ولو حبوا على الثلج"

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں بنی ہاشم کے چند نوجوان آئے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا، تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں، اور آپ کا رنگ بدل گیا، میں نے عرض کیا: ہم آپ کے چہرے میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور دیکھتے ہیں جسے ہم اچھا نہیں سمجھتے (یعنی آپ کے رنج سے ہمیشہ صدمہ ہوتا ہے)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم اس گھرانے والے ہیں جن کے لیے اللہ نے دنیا کے مقابلے آخرت پسند کی ہے، میرے بعد بہت جلد ہی میرے اہل بیت مصیبت، سختی، اخراج اور جلا وطنی میں مبتلا ہوں گے، یہاں تک کہ مشرق کی طرف سے کچھ لوگ آئیں گے، جن کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہوں گے، وہ خیر (خزانہ) طلب کریں گے، لوگ انہیں نہ دیں گے تو وہ لوگوں سے جنگ کریں گے، اور (اللہ کی طرف سے) ان کی مدد ہو گی، پھر وہ جو مانگتے تھے وہ انہیں دیا جائے گا، (یعنی لوگ ان کی حکومت پر راضی ہو جائیں گے اور خزانہ سونپ دیں گے)، یہ لوگ اس وقت اپنے لیے حکومت قبول نہ کریں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو یہ خزانہ اور حکومت سونپ دیں گے، وہ شخص زمین کو اس طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر دیا تھا، لہٰذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے وہ ان لوگوں کے ساتھ (لشکر میں) شریک ہو، اگرچہ اسے گھٹنوں کے بل برف پر کیوں نہ چلنا پڑے“۔

سنن ابنِ ماجہ 4082

نوٹ

امام مھدی ع کے بارے میں احادیث درجہ تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں اور وجودِ امام شمس کی مانند عیاں ہے۔

اثباتِ وجودِ مھدی ع در دیگر کتب ھای اہلسنت

صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتب سے بھی مھدی ع کا وجود تواتر سے ثابت ہے۔ مثلاً

مسند احمد بن حنبل میں نقل ہوا ہے

حدثنا يحيى بن سعيد عن سفيان حدثني عاصم عن زر عن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تذهب الدنيا، أو لا تنقضي الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه

عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا نہیں جائے گی یا ختم نہیں ہو گی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص مالک (حاکم و خلیفہ) ہو جائے، اس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا۔

"مسند الإمام أحمد بن حنبل ج٤ ص٢٤١ ح٤٠٩٨ (دار الحديث) - قال الشيخ أحمد شاكر: "إسناده صحيح

حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا فضل بن دكين، حدثنا ياسين العجلي عن إبراهيم بن محمد بن الحنفية عن أبيه عن علي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المهدي منا أهل البيت يُصلحه الله في ليلة

محمد بن حنفیہ سے مروی ہے علی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے ایک رات میں (خلافت وامامت کے لیے) اللہ ان کو صلاحیت دے گا۔

مسند الإمام أحمد بن حنبل ج١ ص٢٥٣ ح٦٥٥ (دار الكتب العلمية)

اور یہی حدیث مصنف ابنِ ابی شیبہ میں بھی ہے اور اس کا حوالہ ہے

المصنف لابن أبي شيبة ج١٤ ص١٨١ ح٣٨٦٤٠۔

نوٹ

لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تیسری صدی ہجری یا بخاری مسلم سے پہلے یہ روایات کسی نے نقل نہیں کیں۔ تو یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ احمد بن حنبل ۲۴۱ ھجری و ابی بکر ابنِ ابی شیبہ ۲۳۵ ھجری ان روایات کو نقل کر رہے بلکہ ابنِ ابی شیبہ نے تو اپنی مصنف میں یہ روایت نقل کی ہے جو نظریہ مھدویت کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے

ابن ابی شیبہ -رحمہ اللہ- نقل کرتے ہیں

حدثنا أبو أسامة، عن عوف، عن محمد، قال: يكون في هذه الأمة خليفة لا يفضل عليه أبو بكر ولا عمر

عوف بن بندویہ سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: اس امت میں ایک خلیفہ ہو گا ان پر ابو بکر اور عمر کو فضیلت نہیں دی جا سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ دیگر کتب میں بھی ایسی روایات آئیں ہیں جیسے طبرانی، هیثمی وحاکم جیسے محدثین نے انھیں نقل کیا۔

مثلاً مستدرک حاکم کی ایک روایت ہے اور بہت مشہور واہم روایت ہے

حاکم نیشاپوری-رحمہ اللہ- نقل کرتے ہیں

حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا الحسن بن علي بن عفان العامري، ثنا عمرو بن محمد العنقزي، ثنا يونس بن أبي إسحاق، أخبرني عمار الدهني، عن أبي الطفيل، عن محمد بن الحنفية قال: كنا عند علي رضي الله عنه فسأله رجل عن المهدي فقال علي رضي الله عنه: هيهات، ثم عقد بيده سبعا فقال: ذاك يخرج في آخر الزمان إذا قال الرجل الله، الله، قتل، فيجمع الله تعالى له قوما قزع كقزع السحاب يؤلف الله بين قلوبهم، لا يستوحشون إلى أحد ولا يفرحون بأحد يدخل فيهم، على عدة أصحاب بدر، لم يسبقهم الأولون ولا يدركهم الآخرون وعلى عدد أصحاب طالوت الذين جازوا معه النهر، قال أبو الطفيل: قال ابن الحنفية: أتريده؟ قلت: نعم، قال: إنه يخرج من بين هذين الخشبتين. قلت: لا جرم والله، لا أريهما حتى أموت فمات بها يعني مكة حرسها الله تعالى.

ابوالطفیل سے مروی ہے کہ محمد بن حنفیہ نے بیان کیا: ہم علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، ایک شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں سوال کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھ سے دور ہو جاؤ، اس کے بعد اپنے ہاتھ سے سات کا عقد بنایا اور فرمایا: وہ آخری زمانے میں نکلے، یہ وہ زمانہ ہو گا جب اللہ کا نام لینے پر انسان کو قتل کر دیا جائے گا، اللہ تعالی اس کے لئے بادلوں کے ایک ٹکڑے کی مانند لوگ جمع کر دے گا اللہ ان کے دلوں میں الفت ڈال دے گا، یہ کسی سے نہیں ڈریں گے اور نہ کسی پر خوش ہوں گے، ان میں بدری صحابہ کی تعداد کے برابر لوگ جمع ہو جائیں گے، سابقہ لوگ ان تک پہنچ نہیں پائیں گے اور بعد والے ان کو پا نہیں سکیں گے۔ ان کی تعداد طالوت کے ساتھیوں جتنی ہو گی جو طالوت کے ہمراہ نہر سے گزرے تھے۔ ابوالطفیل کہتے ہیں ابن حنفیہ نے کہا: کیا آپ اس کا ارادہ رکھتے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: وہ لکڑیوں کے درمیان سے نکلے گا، میں نے کہا: یقیناً میں اپنی زندگی میں اس کو کبھی نہیں دیکھوں گا، (راوی کہتا ہے) پھر ابوالطفیل مکہ میں انتقال کر گئے۔

اس اثر کو حاکم نے صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی۔

المستدرک علی الصحیحین ج ٤ ص٥٩٦-٥٩٧ برقم ٨٦٥٩ (دار الكتب العلمية)

تبصرہ

صحیحین ودیگر کتب ستہ کے علاوہ اہلسنت کے کچھ قدیم واہم ماخذات سے عقیدہ مہدویت ثابت شدہ وعیاں ہے۔

یہاں ایک شہ بہت اہم ہے کہ مالک جیسے محدثین نے یہ رؤایات کیوں نقل نہیں کیں تواس کا جواب یہ ہے کہ جب نبی ص نے فرمایا کہ مھدی ع اولادِ فاطمہ س میں سے ہوگا۔ توایسی صورتحال میں یہ حکومت بنی امیہ کے لیے خطرہ تھا۔امام مالک خود کہتے کہ ہم امام جعفر ابنِ محمد الصادق (ع) سے اس لیے روایات نہ لیتے کہ حکومت کا ڈر ہوتا تھا۔ توایسی صورتحال میں یہ باتیں کیسے نقل کر سکتے تھے۔-------------

قرآئن غیبت ازایں روایات

اگر ہم اہلسنت کی ان تمام تر روایات کا جائزہ لیں تو ایک دقیق نقطہ سامنے آئے گا۔ تمام تر روایات میں ذاک یخرج في آخر الزمان کے الفاظ ہیں نہ کہ یولد في آخر الزمان۔ یعنی وہ آخری زمانے میں پیدا ہوگا کی جگہ ظھوُر کرے گا خروج کرے گا کے الفاظ ہیں۔ حضرتِ نبی ﷺ وآلہ کے یہ الفاظ بہت معنی خیز ہیں۔ خروج کے لیے پیدائش لازم ہے۔ بلفرض امام صاحب العصر ع نے پیدا ہی ہونا تھا آخری زمانے میں تو آپ ص کسی ایک حدیث میں بھی ایسے فرما دیتے کہ یولد و یخرج فی آخرالزمان تو کیا ہو جاتا مگر ہمیں ہر روایت میں خروج کا ذکر تو ملتا، پیدائش کا نہیں۔-----۔ یہ نقطہ ہمارے موقف کو تقویت بخشتا ہے کہ امام علیہ السلام غیبت سے ظھوُر و خروج فرمائیں گیں درآخرالزماں نہ کہ پیدائش ہوگی اور تب خروج فرمائیں گیں۔ دوم ہمارے ہاں متواتر روایات ہیں ولادت و غیبت پر لیکن یہ نقاط بہت معنی خیز ہیں ہمارے عقیدہ کے اثبات میں۔

اثباتِ وجودِ مھدی ع از کتبِ تشیع و غیبتہ

اہلتشیع میں تو امام حجۃ ابن الحسن ع کی ولادت و غیبت پر اجماع ہے۔ میری زیادہ توجہ چونکہ روایات نقل کرنے پر ہے تو اس کے اثبات میں روایات پیش کرتا۔

شیخ کلینیؒ نے اصولِ کافی میں نقل کیا ہے

بَابُ مَوْلِدِ الصَّاحِبِ ع

وُلِدَ ع لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَ خَمْسِينَ وَ مِائَتَيْنِ

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: خَرَجَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ ع حِينَ قُتِلَ الزُّبَيْرِيُّ هَذَا جَزَاءُ مَنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ فِي أَوْلِيَائِهِ زَعَمَ أَنَّهُ يَقْتُلُنِي وَلَيْسَ لِي عَقِبٌ فَكَيْفَ رَأَى قُدْرَةَ اللَّهِ وَوُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَّاهُ م ح م د - سَنَةَ سِتٍّ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ.

حضرت ۱۵/ شعبان ۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے۔

راوی کہتا ہے کہ جب زبیری (مہتدی عباسی) قتل کر دیا گیا تو امام حسن عسکری (ع) نے فرمایا۔ یہ سزا ہے اس شخص کی جو اولیائے خدا پر تہمت لگاتا ہے اس نے گمان کیا تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ کہ میرا کوئی فرزند نہیں اس نے دیکھ لیا کہ خدا کو کیسی قدرت ہے۔ راوی کہتا ہے اللہ نے ان کو بیٹا دیا جس کا نام انھوں نے م۔ح۔م۔د۔ رکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ھ میں ہوئی۔

اصولِ کافی، باب الحجت، ذکرِ مولد صاحب الزماں (ع)

اس باب میں کلینیؒ نے کل ۳۱ روایات نقل کیں ہیں۔ جس میں مختلف راویان کی ان سے ملاقات کا ذکر ہے۔۔۔۔۔۔

میں اب اصل موضوع پہ آتا کہ غیبت کیا ہے اور اس پر مستند روایات و دلائل کیا کیا ہے۔ امام ع کے لیے دو غیبتیں ہیں۔

غیبت صغریٰ (۲۶۰ھ تا ۳۲۹ھ)

غیبت کبریٰ (۳۲۹ھ تا ظھور)

غیبت صغریٰ

امام حسن عسکری ع کی شھادت کے بعد امام مھدی ع اس دنیا میں رہے مگر عام عوام سے ان کی ملاقات منقطع رہی۔ امام علیہ السلام اپنے چند نائبین کے ذریعے لوگوں کے سوالات کا جواب دیتے تھے، ان کی رہنمائی کرتے تھے۔ اور یہ غیبت ۳۲۹ ہجری میں آپ ع کے آخری نائب کی وفات تک رہی۔

غیبت کبریٰ

غیبت صغریٰ کے بعد ظھور تک کی غیبت کو غیبت کبریٰ کہا جاتا ہے۔

دو غیبتوں کے بارے میں روایات

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ يَشْهَدُ فِي إِحْدَاهُمَا الْمَوَاسِمَ يَرَى النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے کہ قائم آل محمد ﷺ کی دو غیبتیں ہوں گی (غیبت صغریٰ و غیبت کبریٰ) وہ ہر غیبت میں حج کے زمانہ میں آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے مگر لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

اصولِ کافی، کتاب الحجت، باب مسئلہ غیبت

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِكُمْ غَيْبَةٌ فَلَا تُنْكِرُوهَا

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے اگر تمہارے صاحب الامر کی غیبت ہو تو اس سے انکار نہ کرنا۔

اصولِ کافی، کتاب الحجت، باب مسئلہ غیبت

یہ امر تو تشیع کتب میں واضح ہے۔ چلیں کچھ اور حوالہ جات پیش کر دیتا ہوں۔

ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے کمال الدین و تمام النعمۃ میں یہ روایات رسول خدا ﷺ و آلہ سے نقل فرمائی ہیں

امام زمان(عج) کی غیبت کبری کے بارے میں خبر دینا

حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ جَمِيعاً قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ جَمِيعاً قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ السَّرَّادُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلي الله عليه وآله وسلم

الْمَهْدِيُّ مِنْ وُلْدِي اسْمُهُ اسْمِي وَ كُنْيَتُهُ كُنْيَتِي أَشْبَهُ النَّاسِ بِي خَلْقاً وَ خُلْقاً تَكُونُ لَهُ غَيْبَةٌ وَ حَيْرَةٌ حَتَّى تَضِلَّ الْخَلْقُ عَنْ أَدْيَانِهِمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ يُقْبِلُ كَالشِّهَابِ الثَّاقِبِ فَيَمْلَؤُهَا قِسْطاً وَ عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَ جَوْراً.

رسول خدا (ص) نے فرمایا: مہدی میرے بیٹوں میں سے ہے، وہ میرا ہمنام اور ہم کنیت ہے، وہ صورت و سیرت کے لحاظ سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے، اسکے لیے ایسی غیبت کہ لوگ حیران و پریشان ہو کر اپنے دین سے منہ موڑ لیں گے، پھر اسی وقت وہ اثر کرنے والے ستارے کی مانند آئے گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جیسا کہ زمین ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی۔

الصدوق، ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين (متوفي381ھ)، كمال الدين و تمام النعمة، ج 1، ص287، ح4،

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلي الله عليه وآله الْمَهْدِيُّ مِنْ وُلْدِي اسْمُهُ اسْمِي وَ كُنْيَتُهُ كُنْيَتِي أَشْبَهُ النَّاسِ بِي خَلْقاً وَ خُلْقاً تَكُونُ بِهِ غَيْبَةٌ وَ حَيْرَةٌ تَضِلُّ فِيهَا الْأُمَمُ ثُمَّ يُقْبِلُ كَالشِّهَابِ الثَّاقِبِ يَمْلَؤُهَا عَدْلًا وَ قِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً.

جابر ابن عبداللہ انصاری نے رسول خدا (ص) سے روایت نقل کی ہے کہ رسول خدا (ص) نے فرمایا: مہدی میرے بیٹوں میں سے ہے، وہ میرا ہمنام اور ہم کنیت ہے، وہ صورت و سیرت کے لحاظ سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے، اسکے لیے ایسی غیبت کہ لوگ حیران و پریشان ہو کر اپنے دین سے منہ موڑ لیں گے، پھر اسی وقت وہ اثر کرنے والے ستارے کی مانند آئے گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جیسا کہ زمین ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی۔

كمال الدين و تمام النعمة، ج 1، ص 286، ح 1

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُرَاتِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع إِمَامُ أُمَّتِي وَ خَلِيفَتِي عَلَيْهَا مِنْ بَعْدِي وَ مِنْ وُلْدِهِ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الَّذِي يَمْلَأُ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلًا وَ قِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ بَشِيراً إِنَّ الثَّابِتِينَ عَلَى الْقَوْلِ بِهِ فِي زَمَانِ غَيْبَتِهِ لَأَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ فَقَامَ إِلَيْهِ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ لِلْقَائِمِ مِنْ وُلْدِكَ غَيْبَةٌ قَالَ إِي وَ رَبِّي وَ لِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ يَمْحَقَ الْكافِرِينَ يَا جَابِرُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ أَمْرٌ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ وَ سِرٌّ مِنْ سِرِّ اللَّهِ مَطْوِيٌّ عَنْ عِبَادِ اللَّهِ فَإِيَّاكَ وَ الشَّكَّ فِيهِ فَإِنَّ الشَّكَّ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ كُفْرٌ

ابن عبّاس نے رسول خدا (ص) سے روایت نقل کی ہے کہ فرمایا: علی ابن ابی طالب میرے بعد اس امت کے امام اور خلیفہ ہیں، اور وہ قائم منتظر ہیں کہ جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی، اور خدا کی قسم جو لوگ اسکی غیبت کے زمانے میں اس پر اپنے ایمان میں ثابت قدم رہیں تو ایسے لوگ بہت ہی کمیاب چیز کی مانند ہیں، پھر جابر انصاری اٹھ کر آگے آئے اور رسول خدا سے کہا: کیا آپکے بیٹے قائم کے لیے غیبت بھی ہو گی؟ فرمایا: خدا کی قسم ہاں ایسا ہی ہے تا کہ اس غیبت میں مؤمنین کی آزمائش ہو اور کافرین نابود ہو جائیں، اے جابر! یہ امور الہی میں سے ایک امر اور اسرار الہی میں سے ایک سرّ ہے کہ جو بندگان سے مخفی ہے، خبر دار اس امر میں شک نہ کرنا کہ جو بھی امر خداوندی میں شک کرتا ہے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔

كمال الدين و تمام النعمة، ج 1، ص: 288، ح 7

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُرَاتِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع إِمَامُ أُمَّتِي وَ خَلِيفَتِي عَلَيْهَا مِنْ بَعْدِي وَ مِنْ وُلْدِهِ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الَّذِي يَمْلَأُ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلًا وَ قِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ بَشِيراً إِنَّ الثَّابِتِينَ عَلَى الْقَوْلِ بِهِ فِي زَمَانِ غَيْبَتِهِ لَأَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ فَقَامَ إِلَيْهِ

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْقَائِمِ مِنْ وُلْدِكَ غَيْبَةٌ قَالَ إِي وَ رَبِّي وَ لِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ يَمْحَقَ الْكافِرِينَ يَا جَابِرُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ أَمْرٌ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ وَ سِرٌّ مِنْ سِرِّ اللَّهِ مَطْوِيٌّ عَنْ عِبَادِ اللَّهِ فَإِيَّاكَ وَ الشَّكَّ فِيهِ فَإِنَّ الشَّكَّ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ كُفْرٌ

ابن عبّاس نے رسول خدا (ص) سے روایت نقل کی ہے کہ فرمایا: علی ابن ابی طالب میرے بعد اس امت کے امام اور خلیفہ ہیں، اور وہ قائم منتظر ہیں کہ جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہو گی، اور خدا کی قسم جو لوگ اسکی غیبت کے زمانے میں اس پر اپنے ایمان میں ثابت قدم رہیں تو ایسے لوگ بہت ہی کمیاب چیز کی مانند ہیں، پھر جابر انصاری اٹھ کر آگے آئے اور رسول خدا سے کہا: کیا آپکے بیٹے قائم کے لیے غیبت بھی ہو گی؟ فرمایا: خدا کی قسم ہاں ایسا ہی ہے تا کہ اس غیبت میں مؤمنین کی آزمائش ہو اور کافرین نابود ہو جائیں، اے جابر! یہ امور الٰہی میں سے ایک امر اور اسرار الٰہی میں سے ایک سرّ ہے کہ جو بندگان سے مخفی ہے، خبر دار اس امر میں شک نہ کرنا کہ جو بھی امر خداوندی میں شک کرتا ہے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔

كمال الدين وتمام النعمة، ج1، ص:288، ح7

یہ تمام روایات حضرتِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآلہ سے نقل شدہ ہیں اور تواتر کے درجے پہ ہیں۔

اس کے علاوہ علامہ نعمانی نے غیبۃ میں بھی کچھ روایات نقل کی ہیں مثلاً

حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد، قال: حدثنا علي بن الحسن، قال: حدثنا عبد الرحمن بن أبي نجران، عن علي بن مهزيار، عن حماد بن عيسي، عن إبراهيم بن عمر اليماني، قال: سمعت أبا جعفر (عليه السلام) يقول:إِنَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَقُومُ الْقَائِمُ وَلِأَحَدٍ فِي عُنُقِهِ بَيْعَة

ابراہیم ابن عمر یمانی کہتا ہے کہ میں نے امام باقر کو فرماتے ہوئے سنا کہ: بے شک اس امر کے صاحب کے لیے دو غیبت ہیں، اور یہ بھی سنا کہ قائم اس حال میں قیام کریں گے کہ انکی گردن پر کسی کی بیعت نہیں ہو گی۔

كتاب الغيبة- محمد بن إبراهيم النعماني، ص176، ح3

وَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ حَازِمٍ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْسُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ إِنَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا تَطُولُ حَتَّي يَقُولَ بَعْضُهُمْ مَاتَ وَ بَعْضُهُمْ يَقُولُ قُتِلَ وَ بَعْضُهُمْ يَقُولُ ذَهَبَ فَلَا يَبْقَي عَلَي أَمْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَّا نَفَرٌ يَسِيرٌ لَا يَطَّلِعُ عَلَي مَوْضِعِهِ أَحَدٌ مِنْ وَلِيٍّ وَ لَا غَيْرِهِ إِلَّا الْمَوْلَي الَّذِي يَلِي أَمْرَ

اوراس نے امام صادق سے نقل کیاہے کہ :اس امر کے صاحب کے لیے دو غیبتیں ہیں کہ ان میں سے ایک اس قدر طولانی ہو گی کہ بعض کہیں گے وہ مر گیاہے اور بعض کہیں گے قتل ہو گیاہے اور بعض کہیں گے بس چلا گیاہے، پس ان حضرت کے اصحاب میں سے بہت ہی کم انکے امر پر باقی رہیں گے اور انکی جگہ کے بارے میں دوست ودشمن کسی کو پتا نہیں ہے مگر وہ خادم کہ جو انکے کاموں کو انجام دیتاہے۔

مصنف نے کتاب کے آخر میں لکھاہے

ولو لم يكن يروي في الغيبة إلا هذا الحديث لكان فيه كفاية لمن تأمله

اوراگر غیبت کے بارے میں فقط یہی ایک حدیث نقل ہوئی ہوتی تو غور وفکر کرنے والے کے لیے کافی تھا۔

كتاب الغيبة- محمد بن إبراهيم النعماني، ص176، ح

اور یہ روایات حضرتِ محمد ﷺ وآلہ سے لے کر امام حسن عسکری ع تک سب معصومین سے وارد ہوئی ہیں۔ میں کچھ اور احادیث نقل فرما دیتا

امام موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام سے روایت ھے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ سَيِّدِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ «وَ أَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظاهِرَةً وَ باطِنَةً» (لقمان/20) فَقَالَ عليه السلام :

النِّعْمَةُ الظَّاهِرَةُ الْإِمَامُ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنَةُ الْإِمَامُ الْغَائِبُ فَقُلْتُ لَهُ وَ يَكُونُ فِي الْأَئِمَّةِ مَنْ يَغِيبُ قَالَ نَعَمْ يَغِيبُ عَنْ أَبْصَارِ النَّاسِ شَخْصُهُ وَ لَا يَغِيبُ عَنْ قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ ذِكْرُهُ وَ هُوَ الثَّانِي عَشَرَ مِنَّا يُسَهِّلُ اللَّهُ لَهُ كُلَّ عَسِيرٍ وَ يُذَلِّلُ لَهُ كُلَّ صَعْبٍ وَ يُظْهِرُ لَهُ كُنُوزَ الْأَرْضِ وَ يُقَرِّبُ لَهُ كُلَّ بَعِيدٍ وَ يُبِيرُ بِهِ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَ يُهْلِكُ عَلَى يَدِهِ كُلَّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ ذَلِكَ ابْنُ سَيِّدَةِ الْإِمَاءِ الَّذِي تَخْفَى عَلَى النَّاسِ وِلَادَتُهُ وَ لَا يَحِلُّ لَهُمْ تَسْمِيَتُهُ حَتَّى يُظْهِرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَيَمْلَأَ الْأَرْضَ قِسْطاً وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً.

محمدّ ابن زیاد أزدیّ کہتاہے میں نے اپنے سید و سردار حضرت موسی ابن جعفر سے اس آیت کی تفسیر کا پوچھا: خداوند نے اپنی فراوان ظاہری وپنہانی نعمتوں کو تم پر نازل کیاہے، فرمایا: ظاہری نعمت، ظاہری امام اور باطنی نعمت، غائب امام ہے، محمد ابن زیاد نے کہا: کیا آئمہ میں سے کوئی ایساہے کہ غائب ہو؟ فرمایا: ہاں، اسکا ظاہری جسم لوگوں کی آنکھوں سے غائب ہے، لیکن انکی یاد مؤمنین کے دلوں میں ہمیشہ زندہ ہے اور وہ ہمارے بارویں امام ہیں۔ خداوند اسکے

لیے ہر مشکل کو آسان اور ہر دشواری کو ملائم کردے گا، اور زمین کے خزانوں کو اسکے لیے ظاہر کرے گا اور ہر دور کو اسکے لیے نزدیک کرے گا اور اسکے ذریعے سے ہر جابر ظالم کو نابود کرے گا اور سرکش منہ توڑ شیطان کو ہلاک کرے گا۔ وہ کنیزوں کی سردار کا بیٹا ہے کہ اسکی ولادت لوگوں سے مخفی اور اسکا نام لینا ان پر جائز نہیں ہے، یہاں تک کہ خداوند اسکو ظاہر کرے گا اور زمین کو ایسے عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی

کمال الدین و تمام النعمۃ، ص368

روایت امام علی رضا علیہ السلام

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا علیہ السلام: أَنْتَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ؟

فَقَالَ أَنَا صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ وَلَكِنِّي لَسْتُ بِالَّذِي أَمْلَؤُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَكَيْفَ أَكُونُ ذَلِكَ عَلَى مَا تَرَى مِنْ ضَعْفِ بَدَنِي وَإِنَّ الْقَائِمَ هُوَ الَّذِي إِذَا خَرَجَ كَانَ فِي سِنِّ الشُّيُوخِ وَمَنْظَرِ الشُّبَّانِ قَوِيّاً فِي بَدَنِهِ حَتَّى لَوْ مَدَّ يَدَهُ إِلَى أَعْظَمِ شَجَرَةٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ لَقَلَعَهَا وَلَوْ صَاحَ بَيْنَ الْجِبَالِ لَتَدَكْدَكَتْ صُخُورُهَا يَكُونُ مَعَهُ عَصَا مُوسَى وَخَاتَمُ سُلَيْمَانَ علیہ السلام ذَاكَ الرَّابِعُ مِنْ وُلْدِي يُغَيِّبُهُ اللَّهُ فِي سِتْرِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ يُظْهِرُهُ فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً.

ریان ابن صلت کہتا ہے کہ میں نے امام رضا (ع) سے عرض کیا کیا آپ صاحب الامر ہیں؟ امام نے فرمایا: میں بھی صاحب الامر ہوں لیکن وہ صاحب الامر نہیں ہوں کہ جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ ظلم سے بھری ہو گی اور میں کیسے وہ ہو سکتا ہوں حالانکہ تم دیکھ رہے ہو کہ میرا بدن ضعیف ہو چکا ہے جبکہ قائم وہ ہے کہ جب ظہور فرمائے گا تو عمر زیادہ لیکن جوان ہو گا کہ جو طاقتور بھی ہو گا اسطرح کہ اگر زمین کے سب سے بڑے درخت کو بھی ہاتھ لگائے گا تو اسکو جڑ سے اکھاڑ دے گا اور اگر پہاڑوں کے درمیان کھڑا ہو کر نعرہ لگائے تو پہاڑوں سے پتھر ٹوٹ جائیں گے، اسکے پاس موسی کی عصا اور سلیمان کی انگوٹھی ہو گی، وہ میرا چوتھا بیٹا ہے، خداوند نے اسے اپنے پردے کے پیچھے قرار دیا ہوا ہے، جب چاہے گا اسے ظاہر کرے گا تا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی۔

شیخ الصدوق فی کمال الدین و تمام النعمۃ

روایت امام عسكري (ع): أَمَا إِنَّ لِوَلَدِي غَيْبَةً يَرْتَابُ فِيهَا النَّاسُ إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ

امام عسکری (ع) نے بھی اپنے بیٹے امام زمان (عج) کے موجود ہونے اور اسکی طولانی غیبت کے بارے میں خبر دی ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ وَهْبٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ علیہ السلام يَقُولُ كَأَنِّي بِكُمْ وَقَدِ اخْتَلَفْتُمْ بَعْدِي فِي الْخَلَفِ مِنِّي أَمَا إِنَّ الْمُقِرَّ بِالْأَئِمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص الْمُنْكِرَ لِوَلَدِي كَمَنْ أَقَرَّ بِجَمِيعِ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ أَنْكَرَ نُبُوَّةَ رَسُولِ اللَّهِ

صلي الله عليه وآله وَالْمُنْكِرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلي الله عليه وآله كَمَنْ أَنْكَرَ جَمِيعَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ لِأَنَّ طَاعَةَ آخِرِنَا كَطَاعَةِ أَوَّلِنَا وَالْمُنْكِرَ لِآخِرِنَا كَالْمُنْكِرِ لِأَوَّلِنَا أَمَا إِنَّ لِوَلَدِي غَيْبَةً يَرْتَابُ فِيهَا النَّاسُ إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

موسی ابن جعفر ابن وھب بغدادی کہتا ہے کہ میں نے امام حسن عسکری (ع) سے سنا کہ: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ میرے بعد میرے جانشین کے بارے میں اختلاف کرو گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو بھی رسول خدا کے بعد آئمہ کا اقرار و اعتراف کرے اور میرے بیٹے کی امامت کا انکار کرے تو وہ ایسے ہی ہو گا کہ جس نے تمام انبیاء و رسولوں کا اعتراف کیا ہے لیکن رسول خدا کی نبوت کا منکر ہو گیا ہے اور منکر رسول خدا مانند منکر تمام انبیاء ہے، کیونکہ ہمارے آخری کی اطاعت ہمارے پہلے کی طرح لازم و ضروری ہے، جان لو کہ میرے بیٹے کے لیے ایسی غیبت ہو گی کہ جس میں لوگ شک و تردید میں پڑ جائیں گے مگر وہ لوگ کہ جنکو خود خداوند اس شک سے بچائے گا۔

کمال الدین و تمام النعمۃ، ج2، ص409

تبصرہ: میں محدثین کا اجماع نقل کر دیتا ہوں

اقوال علمائے شیعہ

شیعہ علماء نے امام زمان (عج) کی غیبت کے بارے میں روایات کو اپنی کتب میں ذکر کرنے کے بعد ان روایات کی سند کے صحیح ہونے اور روایات کے متواتر ہونے کے بارے میں بھی وضاحت کی ہے

محمد ابن ابراہیم نعمانی (متوفي 360 ہجری)

ان جلیل القدر عالم نے غیبت کے بارے میں روایات کو اپنی کتاب «الغیبۃ» میں ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے

هذه الأحاديث التي يذكر فيها أن للقائم (عليه السلام) غيبتين أحاديث قد صحت عندنا بحمد الله، وأوضح الله قول الأئمة (عليهم السلام) وأظهر برهان صدقهم فيها،

یہ روایات کہ جو بیان کرتی ہیں کہ حضرت قائم (ع) کے لیے دو غیبتیں ہیں، الحمد للہ ان روایات کا صحیح ہونا ہمارے نزدیک ثابت ہو چکا ہے، خداوند نے غیبت کے بارے میں آئمہ کے اقوال کو واضح اور انکے دلائل کو ظاہر فرمایا ہے۔

النعماني، أبي عبد الله محمد بن ابن إبراهيم بن جعفر الكاتب المعروف ب ابن أبي زينب النعماني (متوفي 360ه-)، الغيبة، ص 179، تحقيق: فارس حسون كريم،

شیخ صدوق(متوفي381ہجری)

شیخ صدوق نے بھی لکھاہے کہ

وأنه قد غاب كما جاءت الاخبار في الغيبة فإنها جاءت مشهورة متواترة وكانت الشيعة تتوقعها وتترجاها كما ترجون بعد هذا من قيام القائم عليه السلام بالحق وإظهار العدل . ونسأل الله عز وجل توفيقا وصبرا جميلا برحمته

امام زمان(ع)غائب ہوئے ہیں،جیسا کہ غیبت کے بارے میں روایات میں بھی ذکر ہوا ہے، یہ روایات مشہور اور متواتر ہیں،شیعہ کو اس غیبت کی توقع ہے اور اس غیبت سے امید لگائے بیٹھے ہیں کیونکہ شیعہ کو مکمل امید ہے کہ قائم اس غیبت کے بعد قیام کریں گے اور عدل و انصاف کو ظاہر کریں گے،ہم خداوند کی رحمت سے توفیق اور صبر جمیل کی درخواست کرتے ہیں۔

الصدوق،ابوجعفر محمد بن علي بن الحسين(متوفي381ه‍)، كمال الدين و تمام النعمة، ص 94

شیخ مفید(متوفي413ہجری)

شیخ مفید نے کتاب«الارشاد» میں لکھاہے حضرت مہدی(ع) کے دنیا میں آنے سے پہلے انکی غیبت اور ظہور کے بارے میں روایات میں خبر دی گئی ہے اور یہ روایات مستفیض ہیں:

وَكَانَ الْخَبَرُ بِغَيْبَتِهِ ثَابِتاً قَبْلَ وُجُودِهِ وَبِدَوْلَتِهِ مُسْتَفِيضاً قَبْلَ غَيْبَتِهِ وَهُوَ صَاحِبُ السَّيْفِ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَي عليه السلام وَالْقَائِمُ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرُ لِدَوْلَةِ الْإِيمَانِ وَلَهُ قَبْلَ قِيَامِهِ غَيْبَتَانِ إِحْدَاهُمَا أَطْوَلُ مِنَ الْأُخْرَي كَمَا جَاءَتْ بِذَلِكَ الْأَخْبَارُ فَأَمَّا الْقُصْرَي مِنْهُمَا فَمُنْذُ وَقْتِ مَوْلِدِهِ إِلَي انْقِطَاعِ السِّفَارَةِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شِيعَتِهِ وَعَدَمِ السُّفَرَاءِ بِالْوَفَاةِ وَأَمَّا الطُّولَي فَهِيَ بَعْدَ الْأُولَي وَفِي آخِرِهَا يَقُومُ بِالسَّيْفِ

ان حضرت کی غیبت اور انکی حکومت کے ظاہر ہونے کے بارے میں روایات،ان حضرت کے دنیا میں آنے سے بھی پہلے کی موجود ہیں کہ جو استفاضہ کی حد تک پہنچی ہیں،اور آئمہ کے درمیان وہی ہیں کہ جو صاحب شمشیر اور حق کے ساتھ قیام کرنے والے ہیں اور سب انکی ایمانی حکومت کے انتظار میں ہیں۔

اور قیام سے پہلے ان حضرت کی دو غیبت ہیں،ایک غیبت دوسری سے طولانی تر ہو گی جیسا کہ روایات نے بھی بیان کیا ہے،غیبت صغری کہ جو انکے دنیا میں آنے کے وقت سے شروع ہو کر ان حضرت اور شیعیان کے درمیان سفارت و وساطت کے منقطع ہونے تک ختم ہو جاتی ہے۔ان حضرت کے سفیر و نمائندے فوت ہونے کے ساتھ ختم ہو گئے ہیں، (یعنی اب ان حضرت کا کوئی نائب خاص نہیں ہے)،اور غیبت کبری و طولانی یہ پہلی غیبت کے بعد والی غیبت ہے،اور اس غیبت کے ختم ہونے کے بعد وہ حضرت شمشیر کے ساتھ قیام کریں گے۔

البغدادي، الشيخ المفيد محمد بن محمد بن النعمان، العكبري، (متوفي 413ه)، الإرشاد في معرفة حجج الله علي العباد، ج2

عقیدہ غیبت امام الزماں قبل از ولادتِ امام

یہ ایک دلچسپ موضوع ہے کہ کیا یہ عقیدہ امام علیہ السلام سے پہلے بھی وجود رکھتا تھا کہ نہیں۔ تو شیخ صدوق علیہ الرحمۃ کمال الدین و تمام النعمۃ میں لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں آئمہ ع کے اصحاب کے اصول وان کی تالیف شدہ کتب و نسخہ جات پہنچے ہیں جن میں واضح آخر الزماں کی غیبت کا ذکر ہے اور یہ روایات امام ع سے ۱۵۰ , ۱۵۰ سال قبل لکھی گئی ہیں۔ اور یہ بھی کہ یہ روایات مختلف راویان سے آئیں ہیں جو مختلف ادوار میں مختلف آئمہ کے ساتھ مختلف شہروں میں رہے۔ اور یہ روایات اس قدر کثرت سے ہیں و تواتر کے درجے کو پہنچی ہوئی ہیں کہ ان کا رد کرنا محال ہے۔

اسی گفتگو کے ذیل میں ہم کچھ کتب نقل فرما دیتے ہیں جو کسی نہ کسی صورت میں آج موجود ہیں جنھیں غیبۃ کے ہی موضوع پر آئمہ علیہم السلام کے شاگردان نے تالیف فرمایا۔ وہ درج ذیل ہیں

ایک روایت میں یہاں نقل کرنا چاھوں گا جو کہ **فضل بن شاذان (متوفی ۲۶۰ھ)** نے اپنی کتاب فی اثبات الرجعہ میں امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر ع سے نقل فرمائی

عن فضالة بن ايوب عن ابان بن عثمان عن محمد بن مسلم قال : قال ابوجعفر عليہ السلام

قال رسول الله ﷺ و آلہ لعلی بن ابی طالب ع : يا علی ع انا اولی بالمومنين من انفسهم ، ثم انت يا علی ع اولی بالمومنين من انفسهم ، ثم الحسن ، ثم الحسين ، ثم علی بن الحسين ، ثم محمد بن علی ، ثم جعفر بن محمد ، ثم موسیٰ بن جعفر ، ثم علی بن موسی ، ثم محمد بن علی ، ثم علی بن محمد ، ثم حسن بن علی ، ثم الحجة ابن الحسن ، الذی تنتهی اليہ الخلافة و الوصاية ، و يغيب مدة الطويلة ، ثم يظهر ، ويملا الارض ، عدلا و قسطا كما ملئت جورا و ظلما۔

رسول خدا ﷺ و آلہ نے امام علی ع سے فرمایا: یا علی میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔ اس کے بعد تو ان کی جانوں پر حق رکھتا ہے۔ پھر حسن، پھر حسین، پھر علی السجاد، پھر محمد الباقر، پھر جعفر الصادق، پھر موسی الکاظم، پھر علی الرضا، پھر محمد التقی، پھر علی النقی، پھر حسن الزکی العسکری، پھر حجۃ ابنِ الحسن (علیہم السلام) جن پر خلافت و ولایت (وصایۃ) ختم ہو گی، اور جن کی غیبت طویل ہو گی اور پھر ان کا ظھور ہو گا اور پھر وہ زمین کو عدل و انصاف سے ایسے بھر دیں گیں جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری پڑی تھی۔

اس کتاب کا مولف ۲۶۰ ھجری میں فوت ہوا اور یہی سال شھادت امام حسن عسکری علیہ السلام کا بھی ہے۔ یہ غیبت کبریٰ کے بھی آغاز سے قبل کی بات ہے کہ جب مولف نے اپنی کتاب میں ان کی غیبت کا ذکر کیا۔-----------

کتب جو آپ (عج) کی ولادت سے قبل لکھی گئیں

الغیبۃ، علی بن عمر اعرج کوفی عصر امام موسی کاظمؑ

الغیبۃ، ابراہیم بن صالح انماطی، امام موسی کاظمؑ

الغیبۃ، علی بن حسن طائي طاطری، امام موسی کاظمؑ

الغیبۃ، حسن بن علی بن حمزہ سالم، امام موسی کاظمؑ؛

الغیبۃ، عباس بن ہشام ناشری (متوفی سنہ 220ہجری) عصر امام محمد تقی علیہ السلام۔

الغیبۃ، ابواسحق ابراہیم نہاوندی، نہاوندی، امام محمد تقی، امام علی نقی علیہ السلام وامام عسکری علیہم السلام کے ہم عصر تھے؛

الغیبۃ، علی بن حسن بن فضال (متوفی سنہ 224ہجری قمری)، وہ امام محمد تقی، امام علی نقی وامام حسن عسکری علیہم السلام کے ہم عصر تھے

الغیبۃ، از فضل بن شاذان نیشابوری (متوفی سنہ 260ہجری قمری)؛ نیشابوری بھی امام محمد تقی، امام علی نقی وامام عسکری علیہم السلام کے ہم عصر تھے۔

اہلسنت کتب

اہلسنت میں سب سے مشہور **عبّاد بن یعقوب رواجنی اسدی کوفی** (۱۵۰ - ۲۵۰ ھجری) کی کتاب **آثار واخبار المھدی والمعرفۃ** ہے۔ عباد بن یعقوب تسنن کے ہاں ثقہ راویان میں سے ہیں۔

امام مھدی ع وحدیثِ آئمہ اثناء عشر

نبی ﷺ وآلہ کی متفق علیہ حدیث ہے کہ میرے بعد ۱۲ خلیفہ وامیر ہوں گیں۔ ہم اس سے مراد اپنے بارہ امام لیتے ہیں۔ جن میں بارویں امام مھدی ع ہیں۔ اور قرآن کی آیتِ استخلاف کی روح سے یہ خلافت بلخصوص دینوی معاملات میں ہے اور بلعموم دنیاوی معاملات میں ہے۔ اس لیے کوئی یہ مطالبہ نہیں کر سکتا کہ اس امام کو ظاہری خلافت نہیں ملی۔ بحر حال پہلے ہم احادیث کا جائزہ لیتے ہیں۔

حدثني محمد بن المثنى، حدثنا غندر، حدثنا شعبة، عن عبد الملك، سمعت جابر بن سمرة، قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم، يقول:" يكون اثنا عشر اميرا، فقال كلمة لم اسمعها، فقال ابي، إنه قال: كلهم من قريش"

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، ان سے عبدالملک بن عمیر نے، انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (میری امت میں) بارہ امیر ہوں گے،

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی بات فرمائی جو میں نے نہیں سنی، بعد میں میرے والد نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ وہ سب کے سب قریش خاندان سے ہوں گے۔

صحیح بخاری 7222

حدثنا هداب بن خالد الازدي ، حدثنا حماد بن سلمة ، عن سماك بن حرب ، قال: سمعت جابر بن سمرة ، يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: " لا يزال الإسلام عزيزا إلى اثني عشر خليفة، ثم قال كلمة لم افهمها، فقلت لابي: ما " قال ؟، فقال: كلهم من قريش

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”ہمیشہ اسلام غالب رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا۔ اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: سب قریش میں سے ہوں گے۔

صحیح مسلم4708

حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء، حدثنا عمر بن عبيد الطنافسي، عن سماك بن حرب، عن جابر بن سمرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " يكون من بعدي اثنا عشر اميرا "، قال: ثم تكلم بشيء لم افهمه، فسالت الذي يليني، فقال: " .كلهم من قريش "، قال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے بعد بارہ امیر (خلیفہ) ہوں گے“، پھر آپ نے کوئی ایسی بات کہی جسے میں نہیں سمجھ سکا، لہٰذا میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے آدمی سے سوال کیا تو اس نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ”یہ بارہ کے بارہ (خلیفہ) قبیلہ قریش سے ہوں گے“۔

امام ترمذی کہتے ہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جامع ترمذی 2223

یہ تو ہیں اہلسنت حوالہ جات۔ مگر ہم تشیع کے ہاں صراحت سے ان بارہ کے نام حضور ﷺ وآلہ کی زبانی ملتے ہیں اور انھیں میں غیبت کا ذکر ملتا ہے جیسے کہ یہ روایت

فضل بن شاذان (متوفی ۲۶۰ھ) نے اپنی کتاب فی اثبات الرجعہ میں امام ابو جعفر محمد بن علی الباقرع سے نقل فرمائی

عن فضالۃ بن ایوب عن ابان بن عثمان عن محمد بن مسلم قال: قال ابو جعفر علیہ السلام

قال رسول الله ﷺ و آلہ لعلی بن ابی طالب ع : یا علی ع انا اولی بالمومنین من انفسهم ، ثم انت یا علی ع اولی بالمومنین من انفسهم ، ثم الحسن ، ثم الحسین ، ثم علی بن الحسین ، ثم محمد بن علی ، ثم جعفر بن محمد ، ثم موسیٰ بن جعفر ، ثم علی بن موسی ، ثم محمد بن علی ، ثم علی بن محمد ، ثم حسن بن علی ، ثم الحجة ابن الحسن ، الذی تنتهی الیہ الخلافة و الوصایة ، و یغیب مدة الطویلة ، ثم یظهر ، ویملا الارض ، عدلا و قسطا کما ملئت جورا و ظلما۔

رسول خدا ﷺ و آلہ نے امام علی ع سے فرمایا: یا علی میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔اس کے بعد تو ان کی جانوں پر حق رکھتا ہے۔ پھر حسن، پھر حسین، پھر علی السجاد، پھر محمد الباقر، پھر جعفر الصادق، پھر موسی الکاظم، پھر علی الرضا، پھر محمد التقی، پھر علی النقی، پھر حسن الزکی العسکری، پھر حجۃ ابن الحسن (علیھم السلام) جن پر خلافت وولایت (وصایۃ) ختم ہو گی، اور جن کی غیبت طویل ہو گی اور پھر ان کا ظہور ہو گا اور پھر وہ زمین کو عدل و انصاف سے ایسے بھر دیں گیں جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری پڑی تھی۔

(صحیح السند)

اس کے علاوہ شیخ کلینیؒ نے اصولِ کافی میں کتاب حجت میں آئمہ اثناء عشر کے نام سے مکمل ایک باب باندھا ہے۔ میں ان کا ذکر کروں گا مگر اس سے قبل قرآن کی ایک آیت و مسند احمد کی ایک روایت ملاحظہ کیجئے

سورۃ المائدۃ کی آیت ۱۲ میں ہے

وَ لَقَدۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۚ وَ بَعَثۡنَا مِنۡہُمُ اثۡنَیۡ عَشَرَ نَقِیۡبًا

اور اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں سے بارہ نقیبوں کا تقرر کیا۔

انھی سرداروں یا اماموں کی ذمہ داری تھی کہ اپنی قوم کو ھدایت پہ لائیں اپنی نبی کی فراہم کردہ شریعت کے مطابق جیسا کہ امت محمدیہ میں اولی الامر مگر یہ تو منصوص من اللہ ہیں۔اس لیے اولی الامر بھی منصوص من اللہ ہونا چاہیئے۔اس بارے میں اہلسنت کتب میں بھی تواتر کے ساتھ احادیث موجود ہیں کہ امت محمدیہ میں بھی بارہ نقیب ہوں گیں جو کہ مثلِ نقیبان بنی اسرائیل ہوں گیں۔

احادیث ملاحظہ ہو

احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند احمد میں دو جگہ پر اس روایت کو نقل کیا ہے

حدثنا عبد اللَّهِ حدثني أبي ثنا حَسَنُ بن مُوسَي ثنا حَمَّادُ بن زَيْدٍ عَنِ الْمُجَالِدِ عَنِ الشعبي عن مَسْرُوقٍ قال: كنا جُلُوساً عِنْدَ عبد اللَّهِ بن مَسْعُودٍ وهو يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ فقال له رَجُلٌ: يا أَبَا عبد الرحمن هل سَأَلْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صلي الله عليه وسلم كَمْ تملك

هذه الأُمَّةَ من خَلِيفَةٍ؟ فقال عبد اللَّهِ بن مَسْعُودٍ: ما سألني عنها أَحَدٌ مُنْذُ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ قَبْلَكَ ثُمَّ قال: نعم. وَلَقَدْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صلي الله عليه وسلم فقال: اثْنَا عَشَرَ كَعِدَّةِ نُقَبَاءِ بني إِسْرَائِيلَ

مسروق نے کہاہے کہ : ہم عبداللہ ابن مسعود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمارے لیے قرآن کی تلاوت کر رہا تھا۔ایک شخص نے اس سے کہا: اے ابو عبدالرحمن کیا تم نے رسول خدا سے نہیں پوچھا کہ انکے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے ؟عبداللہ نے کہا: جب سے میں عراق میں آیا ہوں، کسی نے بھی اس موضوع کے بارے میں مجھ سے نہیں پوچھا، ہم نے رسول خدا سے پوچھا تھا اور انھوں نے فرمایا تھا کہ : میرے خلفاء، نقباء بنی اسرائیل کی طرح بارہ ہی ہوں گے۔

الشيباني، ابوعبدالله أحمد بن حنبل(متوفي241ھ)، مسند أحمد بن حنبل، ج1، ص398، ح3781وص406، ح 3859، ناشر: مؤسسة قرطبة- مصر

ابن حجر عسقلانی نے اس روایت کو اس طرح سے نقل کیا ہے

وقال إسحاق: أخبرنا أبو أسامة قالا: ثنا المجالد عن الشعبي عن مسروق قال: جَاءَ رَجُلٌ إِلَي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: هَلْ حَدَّثَكُمْ نَبِيُّكُمْ صلي الله عليه وآله كَمْ يَكُونُ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. وَمَا سَأَلَنِي أَحَدٌ قَبْلَكَ وَإِنَّكَ لَأَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا نَعَمْ. قَالَ:يَكُونُ بَعْدِي عِدَّةُ نُقَبَاءِ مُوسَي اثني عشر نقيبا

ایک شخص عبداللہ ابن مسعود کے پاس آیا اور کہا: کیا آپکے پیغمبر نے آپکو خبر دی ہے کہ انکے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے ؟ابن مسعود نے جواب دیا: ہاں، اور کسی نے بھی تم سے پہلے اس بات کو مجھ سے نہیں پوچھا اور تم عمر میں سب سے جوان ہو، ہاں رسول خدا نے فرمایا کہ : میرے بعد حضرت موسی کے نقبا کی تعداد کے مطابق بارہ نقیب ہوں گے۔

آخر میں کہتا ہے کہ

(ھذا اسنادہ حسن)

اس روایت کی سند حسن ہے۔

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل(متوفي852ھ)، ج9، ص577، المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، تحقيق: د. سعد بن ناصر بن عبدالعزيز الشتري، ناشر: دار العاصمة/دار الغيث، الطبعة: الأولي، السعودية- 1419ھ

یعنی کہ پیامبر ص نے بھی فرمادیا تھا۔اب یہ نقیب تو منصوص من اللہ ہیں جبکہ تسنن کے ہاں نہ ان کی تعداد بارہ ہے نہ ہی وہ منصوص من اللہ۔ بلکہ وہ تو منتخب شدہ ہیں۔

اب چلتے ہیں **تشیع کتب** کی جانب اور معلومات کے لیے بتاتا چلوں کہ کتاب سلیم (۷۰ ھجری) میں بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت موجود ہے کہ جب امام سجاد علیہ السلام کا دور تھا۔ بلفرض کتاب گھڑی ہوئی ہے تو سلیم کو کیسے معلوم تھا کہ بارہ ہی امام ہوں گیں۔ ایسا بھی ہو سکتا تھا امام رضاع کی اولاد ہی نہ ہوتی۔ اور ملتا بھی ہے کہ امام محمد ھادی الجوادع آخری عمر امام میں پیدا ہوئے۔ تو یہ ایک دلیل ہے حدیث کے صحیح ہونے پر۔

بحر حال یہ روایت ملاحظہ کیجئے الکافی سے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ع وَ بَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهَا فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ ع ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ

جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں جناب فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے ایک لوح تھی جس میں ان اوصیا کے نام تھے جو ان کی اولاد سے ہیں میں نے شمار کئے ہیں تین علی ان میں تھے اور تین محمد۔

اصولِ کافی، کتاب حجت، باب نص علی امامت آئمہ اثناء عشر

اس باب میں کئی دیگر روایات مختلف آئمہ سے ہیں۔ الغرض یہ کہ یہ روایات تواتر سے وارد ہوئی ہیں۔

تبصرہ

ہم کہتے ہیں کہ نبی ص کا کلام بے معنی نہیں ہو سکتا۔ اگر نبی ص نے یہ حدیث فرمائی تو اس کے پیچھے کوئی دقیق مقصد پنہاں تھا اور وہ انھیں آئمہ کے بارے میں خبر تھی۔ اب یہاں غیبت کا نقطہ یہ ہے کہ اثناء عشری امامیہ کے علاوہ کسی کے ہاں کوئی خاص معیار ہی نہیں ہے ان بارہ کی تشخیص کا جبکہ ہمارے ہاں محمد ص سے نام وارد ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تواتر ہے ان بارہ کی امامت و معصومیت پر۔ بلفرض یہ امامیہ کا خود ساختہ عقیدہ ہی سہی لیکن نبی ص کی حدیث کی جامع تشریح تو کرتا ہے نہ کہ باقی مسلمانوں کی مانند جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلہ کے کلام کو بے معنی سمجھتے ہیں کیوں کہ وہ اس حدیث کی خاطر خواہ تشریح نہیں پیش کر سکتے۔

اس میں اہم نقطہ یہ ہے کہ کوئی اہلسنت امام حسن عسکری ع تک گیارہ کو مان بھی لے اور کہے تو بارواں قرب قیامت پیدا ہو گا تو حدیث کا ربط منقطع ہو جاتا ہے۔ اور حدیث اپنی جہد میں واضح پیغام دے رہی ہے کہ یہ بارہ اپنے علم، حلم، کمال، شجاعت، استقامت و عہدے میں یکسر ہوں۔ اور اسی حدیث کی روح سے امام مھدی ع بارویں امام ہیں جو کہ پھر منطقی طور پر غیبت میں ہیں۔۔۔۔۔

حدیثِ ثقلین واثباتِ غیبت

حدیثِ ثقلین امت اسلام کے ہاں کچھ متواتر احادیث میں سے ایک ہے۔ جسے تشیع و تسنن محدثین کی کثیر تعداد نے مختلف انداز سے نقل کیا ہے۔ قال نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآلہ

إني تارك فيكم ما إن تمسكتم به لن تضلوا بعدي ، أحدهما أعظم من الآخر ، كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الأرض ، وعترتي أهل بيتي ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض ، فانظروا كيف تخلفوني فيهما

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں ایسی چیز چھوڑنے والا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رہوگے تو ہر گز گمراہ نہ ہوگے: ان میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے اور وہ اللہ کی کتاب ہے گویا وہ ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے، اور دوسری میری «عترت» یعنی میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں ہر گز جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے، تو تم دیکھ لو کہ ان دونوں کے سلسلہ میں تم میری کیسی جانشینی کر رہے ہو۔

اس حدیث کے ماخذ و جن اصحاب سے نقل ہوئی

احمد بن حنبل فی مسند و فضائل صحابہ از زید بن ارقم، ابو سعید خدری و زید بن ثابت

ترمذی فی سنن از جابر بن عبداللہ انصاری و زید بن ارقم

حاکم فی مستدرک از ابی طفیل عن زید بن ارقم

ھیثمی فی مجمع الزوائد از زید بن ثابت

طبرانی از جابر بن عبداللہ، زید بن ارقم، ابو سعید خدری، حذیفہ بن اسید غفاری، زید بن ثابت

ابن ابی عاصم فی کتاب السنۃ عن امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب ع، جبیر بن مطعم، ابی سعید، زید بن ارقم و زید بن ثابت

فسوی فی معرفت و تاریخ از ابوذر غفاری، ابی سعید و زید بن ارقم

در ایں دیگر کتاب ھای اہلسنت

مصنف ابنِ ابی شیبہ، نسائی فی کتاب ھای، طبری، ابنِ کثیر و ابنِ عساکر، ھیثمی و دیگر۔۔۔۔۔۔

نوٹ: یعنی یہ جن جن اصحاب سے مروی ہے

امیر المومنین علی بن ابی طالب ع

زید بن ارقم

زید بن ثابت

ابو سعید خدری

جابر بن عبداللہ انصاری

جبیر بن مطعم

حذیفہ بن اسید غفاری

ابی ذر غفاری

رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

سوال۔۔۔۔۔۔

اس حدیث پہ ایک یہ سوال اٹھایا جاتا کہ یہ تمسک و حوض والے الفاظ صحیح مسلم والی روایت میں نہیں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔۔۔۔۔

کچھ روایات حضرتِ زید بن ارقم سے مروی ہیں جن میں فقط قرآن کی اطاعت کا حکم ہے اور آل محمد ص سے نیک سلوک کرنے کا بولا گیا ہے۔ جس میں مشہور ترین روایت صحیح مسلم کی ہے۔ ملاحظہ ہو

عن زید قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ

وأنا تارك فيكم ثقلين أولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به ، فحث على كتاب الله ورغب فيه ، ثم قال : وأهل بيتي ، أذكركم الله في أهل بيتي ، أذكركم الله في أهل بيتي ، أذكركم الله في أهل بيتي

میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جارہاہوں

پہلی کتاب خدا(قرآن) جس میں ہدایت اور نور ہے لہذا اس کو لے لو اور اس سے متمسک رہو پھر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو قرآن کی طرف رغبت دلائی۔اور فرمایا: میرے اہل بیت۔ پھر تین مرتبہ فرمایا: میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں۔

جواب: یہ حدیث صحیح ہے مگر آدھی ہے کیوں کہ زید رض خود فرماتیں ہیں کہ بعض باتیں مجھے یاد ہیں و بعض بھول چکا کیوں کہ عمر بہت بڑھ گئی ہے۔

یہ اسی حدیث کے شروع کے الفاظ ہیں۔اور کہا کہ جو یادرہ گیا لے لو اور جو بھول گیا اس پہ مجھے تکلیف مت دو۔ ملاحظہ ہو

قال له حصين: لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا، رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم، وسمعت حديثه، وغزوت معه وصليت خلفه، لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا، حدثنا يا زيد ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: يا ابن اخي: والله لقد كبرت سني، وقدم عهدي ونسيت بعض الذي كنت اعي من رسول الله صلى الله عليه وسلم فما حدثتكم، فاقبلوا وما لا فلا تكلفونيه

حصین نے کہا: اے زید! تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی، تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کی حدیث سنی آپ کے ساتھ جہاد کیا، آپ کے پیچھے نماز پڑھی، تم نے بہت ثواب کمایا، ہمیں کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے میرے! میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں یادرکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اس کے لیے مجھ کو تکلیف نہ دو۔

اب یہ ہے مکمل بات کہ حدیث اس بنیاد پہ آدھی ہے کیونکہ خود زید فرمارہے۔اب اگر یہی حدیث مکمل الفاظ سے دیگر اصحاب وراویان سے مل جائے تو کیا مسئلہ ہے۔اور یہ حدیث کئی صحیح و حسن اسناد سے ثابت بھی ہے۔ جس میں ایک صحیح سند یہ ہے

حدثنا : يحي ، قال : حدثنا : جرير ، عن الحسن بن عبيد الله ، عن أبي الضحى ، عن زيد بن أرقم ، قال : قال النبي (ص) : إني تارك فيكم ما إن تمسكتم به لن تضلوا ، كتاب االله عز وجل وعترتي أهل بيتي ، وأنهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض

فسوی فی التاریخ والمعرفۃ

یعقوب بن سفیان الفسوی: ثقہ ثبت حافظ

یحی بن یحی بن بکیر التمیمي: ثقہ ثبت

جریر بن عبد الحمید الرازی: ثقہ

حسن بن عبید اللہ بن عروہ: ثقہ

ابی الضحی مسلم بن صبیح: ثقہ

زید بن ارقم: صحابی

مقدمہ

ہمارا مقدمہ یہاں پر یہ ہے کہ حضرتِ نبی خاتم ﷺ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اہلبیت ع قرآن سے جدا نہ ہوں گیں حتی کہ حوض پر مل جائیں گیں۔ اب ہمارا سوال یہ ہے کہ اس وقت قرآن کے ساتھ کون ہے۔ کیا کوئی ایسا ہے جو دعویدار سلونی ہو آئمہ علیہم السلام کی طرح۔ نہیں، آج ظاہراً مسلمانوں کے پاس قرآن کے ساتھ کوئی نہیں ہے وقرآن اکیلا ہے۔ جب کہ ہم کہتے ہیں کہ امام وحجۃ دنیا میں موجود ہے وقرآن کے ہمراہ ہے۔ ورنہ پاک نبی ﷺ وآلہ کا کلام معاذ اللہ غلط ثابت ہوتا ہے اور یہ مختلف دلائل میں سے ایک دلیل ہے وجودِ امام و قائم آل محمد ع پر۔-------

حديث من مات و لم يعرف امام زمانة-----

قال نبی اکرم ﷺ وآلہ

مَنْ مات بغير إمام مات ميتة جاهلية

جو بھی امام کے بغیر مر جائے، وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔

مسند احمد، احمد بن حنبل، ج4، ص96

اور یہی حدیث ان الفاظ سے مسلم نے بھی نقل کی ہے

مَنْ مات وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية

جو بھی مر جائے اس حالت میں کہ اسکی گردن پر کسی امام کی بیعت نہ ہو تو شخص جاہلیت کی موت مرا ہے۔

صحیح مسلم، مسلم النیسابوري، ج3، ص1478

مقدمہ

ہم کہتے ہیں کہ آج دنیا میں مسلمانوں کا امام کون ہے؟ رسول ص نے واضح فرمایا کہ جو بھی اپنے وقت کے امام کی معرفت کے بغیر مرا جہالت کی موت مرا۔ تو لازم ہے کہ کوئی نہ کوئی امام ہو۔ تو حدیثِ آئمہ عشر امیرا، حدیثِ ثقلین و اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ ہمارے وقت کا امام اور کوئی نہیں مگر امام حجۃ ابن الحسن ع ہیں۔

یہاں لوگ ایک سوال کرتے ہیں کہ امام تو نظر ہی نہیں آتے تو ہم کس کی بیعت کریں معرفت حاصل کریں۔ تو اس نقطے کو میں دلائل کے ابواب میں تفصیلاً بیان کروں گا مگر ایک الزامی سوال کرتا چلوں جس میں ہی جواب ہے۔

ہم سب خدا کو دیکھے بغیر اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔ کل کو کوہ دہریہ بھی یہ سوال کر سکتا ہے کہ میں کیوں اس خدا کو مانوں جو نظر ہی نہیں آتا۔ تو اگر ہم خدا کو بغیر دیکھے مان سکتے ہیں تو خدا اس چیز پر قادر ہے کہ اپنی حجۃ کو پوشیدہ رکھے اور ہم اس پر ایمان لائیں۔۔۔۔۔۔۔

زمین حجۃ خدا سے خالی نہ رہے گی

تقریباً تمام معصومین نے یہ حدیث نقل ہوئی ہے کہ زمین حجۃ خدا سے کبھی خالی نہ رہے گی۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا

سئل أبو محمد الحسن بن علي عليهما السلام وأنا عنده عن الخبر الذي روي عن آبائه عليهم السلام : " أن الأرض لا تخلو من حجة لله علي خلقه إلي يوم القيامة وأن من مات ولم يعرف إمام زمانه مات ميتة جاهلية " فقال عليه السلام : إن هذا حق كما أن النهار حق ، فقيل له : يا ابن رسول الله فمن الحجة والامام بعدك ؟ فقال ابني محمد ، هو الامام والحجة بعدي ، من مات ولم يعرفه مات ميتة جاهلية

امام حسن عسکری سے اس روایت کے بارے میں سوال ہوا کہ: زمین کبھی بھی خداوند کی مخلوق پر حجت خدا سے قیامت تک خالی نہیں رہے گی اور اگر کوئی مر جائے اور اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانتا ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔ امام حسن عسکری نے فرمایا کہ: یہ بات بالکل صحیح و حق ہے، جیسے کہ ابھی اس وقت دن کا ہونا حق ہے، پھر امام سے سوال ہوا کہ اے فرزند رسول خدا! آپکے بعد امام اور حجت کون ہو گا؟ فرمایا: میرا بیٹا محمد، وہ میرے بعد امام اور حجت ہو گا۔ جو بھی مر جائے اور اسکو نہ پہچانتا ہو تو وہ بھی جاہلیت کی موت مرا ہے۔

کمال الدین و تمام النعمۃ-الشیخ الصدوق-ص409 - 410

مقدمہ

اس حدیث کے اثبات میں کئی قرآنی آیات ہیں جنھیں میں آگے چل کر پیش کرتا ہوں۔ فلحال یہی ہمارا سوآل ہے کہ اگر زمین حجۃ خدا سے خالی نہیں رہ سکتی ،امام زمانۃ کی معرفت کے بغیر مرنا جہالت کی موت ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ ہمارا آج امام کون ہے، خدا کی زمین پر حجۃ کون ہے؟؟؟؟؟؟؟اس کا ایک ہی جواب ہے اوپر احادیث کی روح سے، آیات کی روح سے کہ وہ ھستی مولا صاحب العصر ع ہیں۔۔۔۔۔۔۔

دلائل غیبب از قرآن

در آخر میں غیبت پر قرآن سے دلائل دوں گا۔ تو قرآن میں سب سے پہلے غیب پر ایمان کو مومنین کی صفات میں سے بیان فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالی سورہ بقرہ میں فرماتا ہے کہ

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ

جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں نیز جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

غیب مشہود و محسوس کی ضد ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ، وحی، فرشتوں اور دینی عقائد واصول وغیرہ کا تعلق ماورائے محسوسات سے ہے۔ ان پر ایمان لانا اور انہیں تسلیم کرنا ہی " ایمان بالغیب " ہے۔ تو اگر امام ع کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے تو یہ کوئی ماورائے عقل بات تو نہیں یا شریعت کے خلاف عقیدہ تو نہیں ہے۔ بلکہ عین قرانی عقیدہ ہے۔۔۔۔۔۔۔

غیبت اصحابِ کھف

اصحابِ کھف کا واقعہ سب کو معلوم ہے اور مشہور ہے۔ قرآن نے ان کی غیبت کا ذکر ان الفاظ سے کیا ہے

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا

پھر کئی سالوں تک غار میں ہم نے ان کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈال دیا۔

مقدمہ

جب اللہ اصحابِ کھف کو صدیوں سلانے کی قدرت رکھتا ہے، ان کو غیبت میں رکھنے کی قدرت رکھتا ہے تو غیبت مھدی ع کوئی شریعت یا عقل سے بعید عقیدہ تو نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

غیبت حضرتِ عیسیٰؑ مسیح ع

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ اٹھا لیے جانے پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور بخاری کی وہ حدیث بھی اس پر شاہد ہے کہ عیسیٰؑ آسمان سے نزول فرمائیں گیں۔ بحر حال کچھ لوگ اس پر عقیدہ نہیں رکھتے تو ہم اس پر قرآن سے دلائل پیش کرتے ہیں۔

سب سے پہلے ذکر کرتا ہوں ایک آیت کا جس سے کچھ کفار استدلال کرتے ہیں کہ یہاں سے مراد وفات ہے۔

اِذۡ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ جَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَاَحۡکُمُ بَیۡنَکُمۡ فِیۡمَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ

جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ اب میں تمہاری مدت پوری کر رہا ہوں اور تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں (کی ناپاک سازشوں) سے پاک کرنے والا ہوں اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے انہیں قیامت تک کفر اختیار کرنے والوں پر بالادست رکھوں گا، پھر تم لوگوں کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے، پھر اس وقت میں تمہارے درمیان (ان باتوں کا) فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔

یہاں پہ منکرین متوفیک سے مراد فوت لیتے ہیں لیکن علمائے اسلام و مفسرین یہاں سے مراد اٹھانا لیتے ہیں۔ میں بھی قرآن سے اس کے معنی اٹھانا ثابت کروں گا

مُتَوَفِّیۡ کا لفظ کسی قسم کی کمی کے بغیر پورا پورا دے دینے یا پورا کرنے یا پورا لینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

جیسا کہ قرآن میں ہے

ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفۡسٍ ---(۲ بقرہ: ۲۸۱)

پھر وہاں ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا بدلہ مل جائے گا۔

لیکن یہ لفظ وفات کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ ہے

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الۡاَنۡفُسَ حِیۡنَ مَوۡتِہَا --- (۳۹ زمر: ۴۲)

موت کے وقت اللہ روحوں کو قبض کرتا ہے۔

اب آپ نے دیکھ لیا کہ یتوفی کا لفظ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ تو ہم قرآن سے رہنمائی حاصل کریں گیں کہ یہاں سے موت مراد ہے یا وقتِ مقرر پورا ہونا ہے اور اٹھا لینا ہے۔

قرآن میں مختلف جگہوں پر عیسیٰ علیہ السلام کی خدا کے حضور روانگی کا تزکرہ ہے۔ اول تو صلیب پر ان کے قتل کی نفی قرآن یوں کر رہا ہے

وَ مَا قَتَلُوۡہُ وَ مَا صَلَبُوۡہُ وَ لٰکِنۡ شُبِّہَ لَہُمۡ --- (۴ نساء: ۱۵۷)

جبکہ فی الحقیقت انہوں نے نہ انہیں قتل کیا اور نہ سولی چڑھایا بلکہ (دوسرے کو) ان کے لیے شبیہ بنادیا گیا تھا۔

یعنی کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر قتل نہیں ہوئے بلکہ وہ ان کی شبیہہ تھی۔ اگے آیت میں خدا ان کو اٹھانے کا ذکر کر رہا ہے

وَ مَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ﴿﴾ بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ ---۔ (۴ نساء:۱۵۷۔ ۱۵۸)

اور انہوں نے مسیح کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھایا۔--۔

یہاں رفعہ یعنی اٹھانا استعمال ہوا ہے۔ اب ہم نے جائزہ لینا ہے کہ وہ زندہ صورتحال تھی یا بعد از وفات۔

تو اس آیت میں قتل کی نفی کر کے اٹھانے کا تذکرہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں زندہ اٹھایا گیا ہے۔

پھر خدا ایک اور آیت میں فرماتا ہے

وَ اِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ -۔ (۴نساء: ۱۵۹)

اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں جو ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔-

تو معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو تب تک موت نہ آئے گی جب تک تمام اہلِ کتاب ان پر ایمان نہ لے آئیں۔

موت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ اکثر اوقات لفظ موت استعمال فرماتا ہے۔ مثلاً خود حضور (ص) کے بارے میں فرمایا :

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمۡ مَّيِّتُوۡنَ ﴿﴾ (۳۹ زمر: ۳۰۔)

(اے رسول) یقیناً آپ کو بھی انتقال کرنا ہے اور انہیں بھی یقیناً مرنا ہے

لٰہذا زیر بحث آیت میں **مُتَوَفِّيۡكَ** کا لفظ موت کو صریحاً بیان نہیں کرتا، بلکہ موت پر دلالت کا صرف احتمال پیدا کرتا ہے جو قرائن سے رفع ہو جاتا ہے۔

تو ان تمام دلائل کی روشنی میں پیامبر ص کی احادیث قرآن کے عین مطابق ثابت ہوتی ہیں اور جنابِ عیسیٰ ع کی حیات کے منکرین کا رد ہو جاتا ہے۔

مقدمہ

اس روح سے فلحال عیسیٰؑ غیبت میں ہیں تو اللہ اس شہ پر قدرت رکھتا ہے کہ عیسیٰؑ کے ساتھ مھدی ع کو بھی غیبت میں رکھے۔

غیبت حضرتِ یوسف علیہ السلام

اس امر میں امام جعفر صادق ع کی اصولِ کافی سے ایک حدیث نقل کرتا ہوں۔

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ فِي صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ شَبَهاً مِنْ يُوسُفَ ع قَالَ قُلْتُ لَهُ كَأَنَّكَ تَذْكُرُهُ حَيَاتَهُ أَوْ غَيْبَتَهُ قَالَ فَقَالَ لِي وَ مَا يُنْكَرُ مِنْ ذَلِكَ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَشْبَاهُ الْخَنَازِيرِ- إِنَّ إِخْوَةَ يُوسُفَ ع كَانُوا أَسْبَاطاً أَوْلَادَ الْأَنْبِيَاءِ تَاجَرُوا يُوسُفَ وَ بَايَعُوهُ وَ خَاطَبُوهُ وَ هُمْ إِخْوَتُهُ وَ هُوَ أَخُوهُمْ فَلَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَ هَذَا أَخِي فَمَا تُنْكِرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ الْمَلْعُونَةُ أَنْ يَفْعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِحُجَّتِهِ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ إِنَّ يُوسُفَ ع كَانَ إِلَيْهِ مُلْكُ مِصْرَ وَ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ وَالِدِهِ مَسِيرَةُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْماً فَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُعْلِمَهُ لَقَدَرَ عَلَى ذَلِكَ لَقَدْ سَارَ يَعْقُوبُ ع وَ وُلْدُهُ عِنْدَ الْبِشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ إِلَى مِصْرَ فَمَا تُنْكِرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ يَفْعَلَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ بِحُجَّتِهِ كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ أَنْ يَمْشِيَ فِي أَسْوَاقِهِمْ وَ يَطَأَ بُسُطَهُمْ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ لَهُ كَمَا أَذِنَ لِيُوسُفَ قَالُوا- أَ إِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ قالَ أَنَا يُوسُفُ.

راوی کہتاہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا یہ امر امامت حجت مشابہ امر ہے یوسف سے راوی نے کہا اس سے آپ کی مراد زندگی میں ان کو بادشاہت ملنے سے ہے یا ان کے غائب ہونے سے ہے فرمایا نہیں انکار کریں گے اس امت سے مگر وہ لوگ جو مشابہ ہوں گے سوروں کے (مراد یہ ہے کہ جیسے یوسف کے غائب ہونے کو ان کو مرنے سے تعبیر کرتے تھے اسی طرح یہاں بھی کہیں گے)۔

یوسف کے بھائی اسباط تھے اور ابن انبیاء تھے (عام لوگوں سے زیادہ انھیں جاننا چاہئے تھا)انھوں نے تجارت کی اور یوسف کو بھیچ ڈالا اور ان سے بات چیت بھی کرتے تھے اور ان کے بھائی تھے اور یہ س کے لیکن جب یہ بھائی مصر میں گئے تو حضرت یوسف کو نہ پہچانا ۔آخر انھوں نے بتایا کہ میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے پس کیوں انکار کرتی ہے یہ امت ملعون اس امر کا کہ جیسا خدا نے یوسف کے ساتھ کیا تھا وہ کسی اور وقت بھی اپنی حجت کے ساتھ کر سکتا ہے یوسف ملک مصر کے مالک تھے اور ان کے اور ان کے باپ کے درمیان اٹھارا دن کا راستہ تھا اگر یوسف اپنے حالات سے آگاہ کر دیتے تو حضرت یعقوب اور ان کے بیٹے بیابان کے مختصر راستے سے صرف نو روز میں پہنچ جاتے (مگر خدا ان کا غائب رکھنا ہی منظور تھا) پس یہ امت کیوں انکار کرتی ہے حضرت حجت کے متعلق ایسا ہونے سے جیسا یوسف کے لئے ہوا وہ بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں راہوں سے گذرتے ہیں اور جب تک حکم خدا ظہور کے لئے نہ ہوگا ایسا ہی ہوتا رہیگا چنانچہ جب تک خدا کو منظور نہ ہوا۔ان کے بھائیوں نے ان کو نہ پہچانا اور جب مصلحت ظہور ہوئی تو پہچان گئے اور کہنے لگے کیا تم یوسف ہو یوسف نے کہا ہاں میں یوسف ہوں۔

مقدمہ

امام علیہ السلام نے بلکل درست سوال اٹھایا کہ یوسف ع اس بات پر قدرت رکھتے تھے کہ یعقوب ع پر خود کو آشکار فرماتے مگر انھوں نے خدا کے حکم کا انتظار فرمایا۔اور خدا اس شہ پر قادر ہے کہ وہ امام مھدی علیہ السلام کے لیے بھی اس امر کو جاری کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دلیل از زندگیِ موسیٰ ع

موسیٰ ع از روز اول نبی ع تھے۔ تبھی خدا نے ان کی مادر کو الہام کیا اور انھوں نے موسیٰ ع کو ایک صندوق میں بند کر کے بہا دیا۔ پھر آل فرعون نے آپ کو اٹھالیا جیسا کہ سورہ قصص میں ذکر ہے

فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ

پھر فرعون کے لوگوں نے آپ کو اٹھالیا۔

مقدمہ

سوال یہ ہے کہ جب موسیٰ ع از روز اول نبی تھے۔ جب فرعون بنی اسرائیل کے بچے قتل کر رہا تھا تو خداوند متعال نے موسیٰ ع کی حفاظت کے لیے کچھ اسباب پیدا کیے جن میں ان کی نبوت کو مخفی رکھنا بھی ایک تھا۔ اور ظاہراً ان کی نبوت کو چھپایا گیا و صحیح وقت آنے پر انھوں نے اپنے آپ کو نبی کی حیثیت سے ظاہر کیا۔ اب اگر یہی بات امام مھدی ع کے لیے تسلیم کی جائے تو کیا بعید ہے کیونکہ موسیٰ ع حجت ہے تو مہدی ع بھی حجت ہے۔ ایک امر جو ایک حجت کے لیے جاری ہو دوسری کے لیے بھی ہو سکتا ہے۔----------

ضرورت امام ع از قرآن

امام ع کی موجودگی زمین پر رحمت کی باعث ہے۔ اگر امام دنیا میں موجود نہ ہو، حجت خدا موجود نہ ہو تو اللہ کا غضب برسے اہلِ زمین پر۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے کہ

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

اور اللہ ان پر عذاب نازل نہیں کرے گا جب تک آپ ان کے درمیان موجود ہیں اور نہ ہی اللہ انہیں عذاب دینے والا ہے جب وہ استغفار کر رہے ہوں۔

تفسیر و مقدمہ

رسول رحمت کا وجود امان ہے ان لوگوں کے لیے جو مستحق عذاب ہیں اور دوسری امان استغفار و توبہ ہے۔ اللہ کی یہ سنت رہی ہے کہ کوئی بھی نبی کسی امت کے درمیان دعوت الی الحق میں مصروف ہو تو اس امت کو مہلت دی جاتی ہے۔ ان کے جرائم کی پاداش میں فوری عذاب نازل نہیں فرماتا۔ اسی طرح اگر اس امت میں کچھ لوگ اپنے سابقہ جرائم پر نادم ہوں اور توبہ و استغفار کی حالت میں ہوں تو بھی اللہ ان پر عذاب نازل نہیں فرماتا۔

بلکل اسی طرح رسول ص کے ظاہری وصال کے بعد کسی نہ کسی حجت کا وجود لازم آتا ہے جو کہ اس آیت کا مصداق ٹھرے و حدیثِ ثقلین اس کے اثبات میں ایک اہم دلیل بھی ہے۔ پس وہ ہستی جو کہ آج دنیا میں رحمت خدا کا باعث ہے وہ کوئی اور نہیں مگر ہستی امام صاحب العصر علیہ السلام کی ہے--------

اللہ ہم سب کو معرفت امام ع نصیب فرمائے۔ الٰھی آمین

التماس دعا

الھم کن لولیک الحجۃ ابن الحسن صلوتک علیہ و علی آباء

نوکر در بتول سلام اللہ علیھا

محمد کیف الحسن